UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2008**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایات پر عمل کیجیے۔
تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیے۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔
سٹیپل، گوند، ٹپی ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

ہر سوال کا جواب دیجیے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کیجیے۔
اس پرچے پر ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **4** printed pages.

SP (CW/TL) T52719/2
© UCLES 2008

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

اقتباس A اوراقتباس B کو غور سے پڑھیے۔ پھر سوال نمبر ۱ اور ۲ کے جواب لکھیے۔

اقتباس A

مغربی ممالک میں سلے سلائے ملبوسات کی بہت مانگ ہے۔ بہت کم لوگ اپنا لباس خود بناتے ہیں۔اس کی وجہ ' اُن ممالک میں تقریباً ہر فرد کا کسی نہ کسی شعبہ میں دن بھر کام کرنا ہے۔ گھر کا کام کرنے کے لیے نوکر نہیں رکھے جاتے۔ لٰہذا شام کو گھر آ کر کھانا پکانا' صفائی کرنا اور دیگر امور سرانجام دینا بھی اپنی ہی ذمہ داریوں میں شمار ہوتا ہے۔اس کے بعد یہ توقع رکھنا ناممکنات میں سے ہے کہ روزی کمانے والے لوگ لباس بھی خود تیّار کریں۔ویسے کوئی پابندی بھی نہیں ہے۔ کچھ لوگ مشغلے کے طور پر سلائی کرتے ہیں اور اپنے لیے یا کسی دوست رشتہ دار کے لیے کچھ بنا لیتے ہیں۔

مغرب میں کپڑے کی صنعت ماضی میں بہت عروج پر تھی جس میں درآمد شدہ خام مال استعمال ہوتا تھا۔کپڑے تیّار کرنے میں بہت لاگت آتی تھی ۔اس کی بنیادی وجہ کارخانے کی عمارت سے متعلق اخراجات' خام مال کی درآمد' اُس پر ٹیکس کی ادائیگی کارکنان کی مزدوری اور تنخواہیں تھیں ۔ یہ تمام اخراجات گاہک کو مہنگے داموں کپڑے بیچنے کی صورت میں وصول کیے جاتے تھے ۔یہاں تک کہ یہ محسوس کیا جانے لگا کہ لباس تیار کرنا بہت مہنگا پڑنے لگا ہے بلکہ بہت سے کارخانے والوں کا تو دیوالیہ بھی ہو گیا۔ جب کہ مشرقی ممالک میں مزدوری مہنگی نہیں تھی۔

آج یورپ اور امریکہ کے ممالک میں 'چین اور ہندوستان میں تیار شدہ ملبوسات کی بہت مانگ ہے جو نسبتاً سستے داموں دستیاب ہیں۔یہاں تک کہ وہی لوگ جن کا دیوالیہ ہو گیا تھا' اُنھوں نے مشرقی ممالک میں اپنی فیکٹریاں قائم کر لی ہیں اور وہاں کی تیار کردہ مصنوعات اپنے ملکوں میں درآمد کر رہے ہیں ۔درآمدی ٹیکس اور دیگر اخراجات ادا کرنے کے بعد بھی وہ اپنا مال اچھے داموں فروخت کرنے پر بھاری منافع کما لیتے ہیں۔

آپ کو صرف اخبار کے کاروباری صفحات دیکھنے سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کمپنیاں روز بروز کتنی امیر ہوتی جا رہی ہیں۔ یہ دولت صرف ملبوسات ہی کی بدولت نہیں ہے۔ یہی کمپنیاں ساتھ ساتھ اور بھی مال بنوانے میں ماہر ہو رہی ہیں۔ مغرب میں کچھ لوگ اب آواز اُٹھا رہے ہیں کہ مشرقی ممالک میں غریبوں کا استحصال کیا جا رہا ہے اور اُن کا معاوضہ بڑھانا چاہیے لیکن مشرق کا مزدور مطمئن ہے کہ اُس کو اچھا روزگار مل گیا ہے۔ اُن کی حکومتیں خوش ہیں کہ ملک کی معاشی حالت روز بروز بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

© UCLES 2007

اقتباس B

اس مضمون میں مصنف نے کھانے کے بارے میں لکھا ہے۔

سلائی کڑھائی پاکستان میں ایک ہُنر سمجھا جاتا تھا اور خصوصاً لڑکیوں کو سکھایا جاتا تھا۔ تقریباً ہر لڑکی اور عورت اپنے کپڑے تیار کر سکتی تھی۔ جن کو اس فن سے آگاہی نہیں تھی، وہ کپڑا خرید کر درزی کو دے دیتی تھیں جو تھوڑے سے معاوضے کے بدلے بہترین لباس تیار کر دیتا تھا۔ آج بھی اکثریت یہی روّیہ اپنائے ہوئے ہے۔

بیس سال پہلے کچھ نئے رجحان رکھنے والوں نے بوتیک کا کاروبار شروع کیا اور درزیوں سے مرد وخواتین کے منفرد ڈیزائن کے عمدہ لباس تیار کروائے جن کو مہنگی قیمتوں پر فروخت کیا گیا۔ یہ لباس صرف امراء خریدنے کے متحمل ہو سکتے تھے۔ اُس کی وجہ سے کچھ اور لوگوں نے یہ سوچا کہ وہ بھی اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھو سکتے ہیں! کچھ لوگوں نے موقع غنیمت جانا اور اپنے لیبل کے تحت کام شروع کر دیا اور اِس میں بھی فیشن کے دلدادہ امیروں کو ہی مدِّ نظر رکھا گیا۔ نتیجہ کے طور پر کچھ جانے پہچانے نام مارکیٹ میں آئے جنھوں نے پاکستان کے بڑے شہروں میں اپنی دکانیں کھولیں اور اکّا دکّا دکان مشرقِ وسطیٰ میں بھی نظر آنے لگی۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور یہاں دنیا کی بہترین کپاس پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان میں کپاس سے متعلق بہت سی صنعتیں کام کرتی ہیں، یہاں تک کہ فیصل آباد کو پاکستان کا مانچسٹر بھی کہا جاتا ہے اگرچہ مانچسٹر میں اس وقت ایک بھی ٹیکسٹائل کا کارخانہ نہیں رہا۔ پاکستان کو چاہیئے کہ بین الاقوامی منڈی میں گاہکوں کی ضرورت کے تحت اپنے لیے مقام بنائے اور منافع کمائے۔ اس سے نہ صرف ملک کی معاشی حالت بہتر ہوگی بلکہ بہت سے لوگوں کو روزگار ملے گا جس سے فی کس آمدنی میں اضافہ ہوگا اور غربت میں کمی ہوگی۔ اگر چین اور ہندوستان دنیا کی منڈیوں کے لیے مال تیار کر سکتے ہیں تو پاکستان میں بھی کام کی اہلیت ہے کیونکہ وہ افرادی قوت اور خام مال دونوں سے مالا مال ہے۔ اگر بیوروکریسی رکاوٹ نہ بنے تو ان لوگوں کا بہت بھلا ہوگا جو بیروزگاری کے ہاتھوں انتہائی پریشان ہیں۔

یہ کاروبار تھوڑے سرمائے کے ساتھ چھوٹے پیمانے پر بڑے شہروں کے بجائے چھوٹے قصبے میں بھی شروع کیا جا سکتے ہیں۔ جگہ، مشینری، خام مال اور تربیت یافتہ کارکُنوں کو شروع میں محدود رکھا جا سکتا ہے اور کاروبار بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ تیار شدہ مال اعلیٰ معیار کا ہونا چاہیئے اور یہ معیار برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

کاروبار کو پھیلاتے وقت ترجیحات اور مانگ کو مدِّ نظر رکھنا انتہائی اہم ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پہلی کھیپ تو نہایت اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے لیکن ایک بار کاروبار شروع ہوجائے تو معیار برقرار نہیں رکھا جاتا۔

۱ مغرب اور مشرق میں ملبوسات کی صنعت کی موجودہ حالت کا موازنہ کیجیے۔

دونوں اقتباسات سے معلومات کا استعمال کیجیے۔

جہاں تک ممکن ہو، اپنے الفاظ میں لکھیے۔

آپ کا جواب تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ [25]

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جا سکتے ہیں۔ (کُل ۱۵ + ۱۰ و= ۲۵)

۲ آپ کے اسکول کے رسالے نے طالب علموں کے لیے مضمون نویسی کے انعامی مقابلے کا اعلان کیا ہے۔

آپ اس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔

"آپ کے ملک میں فیشن کے اثرات" پر ایک مضمون لکھیے۔

آپ کا جواب تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ [25]

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جا سکتے ہیں۔ (کُل ۱۵ + ۱۰ و= ۲۵)

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2007